بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت عکاشہ بن محصن ، حضرت خارجہ بن زید حضرت زیاد بن لبید، حضرت معطب بن عبید، حضرت خالد بن بکیر رضی اللہ عنہم کی بے نظیر قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم اسماعیل مالا غالا صاحب مبلغ سلسلہ یوگنڈا کی نماز جنازہ غائب اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1 ؍جون 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عکاشہ بن محصن تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ بدر کے موقع پر گھوڑے پر سوار ہو کر شامل ہوئے اس دن آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک لکڑی دی تو وہ آپ کے ہاتھ میں گویا نہایت تیز اور صاف لوہے کی تلوار بن گئی اور آپ اسی سے لڑے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ پھر اسی تلوار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شامل ہوئے اور یہ لکڑی کی تلوار وفات تک آپ کے پاس ہی تھی۔ اس کا نام عون تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ غزوہ بدر کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ عرب کا بہترین شاہسوار ہمارے ساتھ شامل ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے؟ فرمایا عکاشہ بن محصن۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت سے ایک گروہ جنت میں داخل ہو گا وہ ستر ہزار ہوں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسے بھی ان میں شامل کر دے۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ اس بارے میں تجھ پر سبقت لے گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکاشہ کو مختلف سرایا میں امیر بنا کر بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول چھ ہجری میں حضرت عکاشہ کو چالیس مسلمانوں کا افسر بنا کر قبیلہ بنی اسد کے مقابلے پر روانہ فرمایا یہ قبیلہ ایک چشمہ کے قریب ڈیرہ ڈالے پڑا تھا جس کا نام غمر تھا جو مدینہ سے مکہ کی سمت میں چند دن کے فاصلے پر تھا۔ عکاشہ کی پارٹی جلدی جلدی سفر کر کے قریب پہنچی تا کہ انہیں شرارت سے روکا جائے تو معلوم ہوا کہ قبیلے کے لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر ادھر ادھر منتشر ہو گئے تھے۔ اس پر عکاشہ اور اس کے ساتھی مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے اور کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النصر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اذان دینے کا حکم دیا۔ نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جسے سن کر لوگ بہت روئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے لوگو میں کیسا نبی ہوں اس پر ان لوگوں نے کہا اللہ آپ کو جزا دے آپ سب سے بہترین نبی ہیں آپ ہمارے لئے رحیم باپ کی طرح اور شفیق اور نصیحت کرنے والے بھائی کی طرح ہیں آپ نے ہم تک اللہ کے پیغام پہنچائے اور اس کی وحی پہنچائی اور حکمت اور اچھی نصیحت سے ہمیں اپنے

رب کے راستے کی طرف بلایا پس اللہ آپکو بہترین جزا دے جو وہ اپنے انبیاء کو دیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے مسلمانوں کے گروہ میں تمہیں اللہ کی اور تم پر اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر کسی پر میری طرف سے کوئی ظلم یا زیادتی ہوئی ہو تو وہ کھڑا ہو اور میرے سے بدلہ لے۔ مگر کوئی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار قسم دے کر کہا مگر کوئی کھڑا نہ ہوا۔ آپ نے تیسری بار پھر فرمایا کہ اَے مسلمانوں کے گروہ میں تمہیں اللہ اور تم پر اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر کسی پر میری طرف سے کوئی ظلم یا زیادتی ہوئی ہو تو وہ اٹھے اور میرے سے بدلہ لے۔ قیامت کے دن کے بدلہ سے پہلے۔ اس پر لوگوں میں سے ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا جن کا نام عکاشہ تھا۔ آپ مسلمانوں میں سے ہوتے ہوئے آگے آئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ نے بار بار قسم نہ دی ہوتی تو میں ہرگز کھڑا نہ ہوتا۔ میں آپ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جس سے واپسی پر میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے قریب آ گئی تو میں اپنی سواری سے اتر کر آپ کے قریب آیا تا کہ آپ کے پاؤں کو بوسہ دوں مگر آپ نے اپنی چھڑی ماری جو میرے پہلو میں لگی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ چھڑی آپ نے اونٹنی کو ماری تھی یا مجھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے جلال کی قسم کہ خدا کا رسول جان بوجھ کر تجھے نہیں مار سکتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اَے بلال! فاطمہ کی طرف جاؤ اور اس سے وہ چھڑی لے آؤ۔ حضرت بلال گئے اور حضرت فاطمہ سے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! مجھے چھڑی دے دیں۔ حضرت بلال مسجد آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑی پکڑا دی اور آپ نے وہ چھڑی عکاشہ کو پکڑائی۔ آپؐ نے فرمایا اَے عکاشہ مارو۔ حضرت عکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ نے مجھے مارا تھا تو اس وقت میرے پیٹ پر کپڑا نہیں تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر سے کپڑا اٹھایا اس پر مسلمان دیوانہ وار رونے لگ گئے اور کہنے لگے کیا عکاشہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارے گا۔ مگر جب حضرت عکاشہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کی سفیدی دیکھی تو دیوانہ وار لپک کر آگے بڑھے اور آپ کے بدن کو چومنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا دل گوارہ کر سکتا ہے کہ وہ آپ سے بدلہ لے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا بدلہ لینا ہے یا معاف کرنا ہے۔ اس پر حضرت عکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے معاف کیا اس امید پر کہ اللہ قیامت کے دن مجھے معاف فرما دے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو جنت میں میرا ساتھی دیکھنا چاہتا ہے وہ اس بوڑھے شخص کو دیکھ لے۔ پس مسلمان اٹھے اور حضرت عکاشہ کا ماتھا چومنے لگے اور ان کو مبارکباد دینے لگے کہ تو نے بہت بلند مقام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو پا لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ حضرت عکاشہ مرتدین کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید حضرت عکاشہ بن محصن اور حضرت ثابت بن اکرم کو مخبر بنا کر بھیجا کہ دشمن کی خبر لائیں۔ وہ دونوں گھوڑوں پر سوار تھے۔ حضرت عکاشہ کے گھوڑے کا نام الرزام تھا اور حضرت ثابت کے گھوڑے کا نام المحبر۔ ان دونوں کا سامنا طلیحہ اور اس کے بھائی سلمہ سے ہوا جو مسلمانوں کی مخبری کرنے کے لئے لشکر سے آگے آئے ہوئے تھے۔ طلیحہ کا سامنا حضرت عکاشہ سے ہوا اور سلمہ کا سامنا حضرت ثابت سے ہوا اور ان دونوں بھائیوں نے ان دونوں اصحاب کو شہید کر دیا۔ یہ واقعہ 12 ہجری کا ہے۔ اس طرح ان کی شہادت ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت خارجہ بن زید تھے۔ حضرت خارجہ بن زید کا تعلق خزرج کے خاندان اغز سے تھا۔ حضرت خارجہ کی بیٹی حضرت حبیبہ بنت خارجہ حضرت ابوبکر صدیق کی اہلیہ تھیں جن کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خارجہ بن زید اور حضرت ابوبکر صدیق کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ رئیس قبیلہ تھے اور ان کو کبار صحابہ میں شامل کیا جاتا تھا۔ انہوں نے عقبی میں بیعت کی تھی۔ ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت خارجہ بن زید کے گھر قیام کیا تھا۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے حضرت خارجہ غزوہ احد میں بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑتے ہوئے شہادت کا رتبہ پایا۔ نیزوں کی زد میں آ

گئے اور آپ کو تیرہ سے زائد زخم لگے آپ زخموں سے نڈھال پڑے تھے کہ پاس سے صفوان بن امیہ گزرا اس نے انہیں پہچان کر حملہ کر کے شہید کر دیا پھر ان کا مثلہ بھی کیا اور کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے بدر میں ابوعلی کو قتل کیا تھا یعنی میرے باپ امیہ بن خلف کو۔ اب مجھے موقع ملا ہے کہ ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بہترین لوگوں کو قتل کروں اور اپنا دل ٹھنڈا کروں۔ اس نے حضرت ابن قوقل حضرت خارجہ بن زید اور حضرت اوس بن ارقم کو شہید کیا۔

حضرت خارجہ اور حضرت سعد بن ربیع جو کہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ روایت ہے کہ احد کے دن حضرت عباس بن عبادۃ اونچی آواز سے کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانوں کے گروہ اللہ اور اپنے نبی سے جڑے رہو۔ جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے یہ اپنے نبی کی نافرمانی سے پہنچی ہے۔ وہ تمہیں مدد کا وعدہ دیتا تھا لیکن تم نے صبر نہیں کیا۔ پھر حضرت عباس بن عبادۃ نے اپنا خود اور اپنی زرہ اتاری اور حضرت خارجہ بن زید سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ خارجہ نے کہا نہیں جس چیز کی تمہیں آرزو ہے وہی میں بھی چاہتا ہوں۔ پھر وہ سب دشمن سے بھڑ گئے۔ عباس بن عبادۃ کہتے تھے کہ ہمارے دیکھتے ہوئے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی تو ہمارا اپنے رب کے حضور کیا عذر ہوگا۔ اور حضرت خارجہ یہ کہتے تھے کہ اپنے رب کے حضور ہمارے پاس نہ تو کوئی عذر ہوگا اور نہ ہی کوئی دلیل۔ حضرت عباس بن عبادۃ کو سفیان بن عبد شمس سلمی نے شہید کیا اور خارجہ بن زید کو تیروں کی وجہ سے جسم پر دس سے زائد زخم لگے۔ غزوہ احد کے دن حضرت مالک بن دُخشم حضرت خارجہ بن زید کے پاس سے گزرے۔ حضرت خارجہ زخموں سے چور بیٹھے ہوئے تھے ان کو تیرہ کے قریب مہلک زخم آئے تھے۔ حضرت مالک نے ان سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت خارجہ نے کہا کہ اگر آپ کو شہید کر دیا گیا ہے تو یقیناً اللہ زندہ ہے اور وہ نہیں مرے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام پہنچا دیا۔ تم بھی اپنے دین کے لئے قتال کرو۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت زیاد بن لبید تھے۔ عقبہ ثانیہ میں ستر اصحاب کے ساتھ آپ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد جب مدینہ واپس آئے تو آتے ہی اپنے قبیلہ بنو بیاضا کے بت توڑ دیئے۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ چلے گئے اور وہیں مقیم رہے۔ آنحضرت ﷺ کی مدینہ ہجرت کے بعد آنے بھی مدینہ ہجرت کی۔ اس لئے حضرت زیاد کو مہاجر انصاری کہا جاتا ہے۔ حضرت زیاد غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور قبیلہ بنو بیاضہ کے محلہ سے گزرے تو حضرت زیاد نے اھلاً وسھلاً کہا اور قیام کے لئے اپنا مکان پیش کیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو آزاد چھوڑ دو یہ خود منزل تلاش کر لے گی۔ محرم نو ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وزکوۃ وصول کرنے کے لئے الگ الگ محصلین مقرر فرمائے تو حضرت زیاد کو حضر موت کے علاقے کا محصل مقرر فرمایا۔ حضرت عمر کے دور تک آپ اسی خدمت پر مامور رہے۔ اس منصب سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں اکتالیس ہجری میں وفات پائی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے حضرت معطب بن عبید۔ حضرت معطب بن عبید غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور انہوں نے یوم الرجیع میں شہادت پائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ یہ دن مسلمانوں کے لئے سخت خطرے کے دن تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے متوحش خبریں آ رہی تھیں لیکن سب سے زیادہ خطرہ آپ کو قریش مکہ کی وجہ سے تھا جو جنگ احد کی وجہ سے بہت دلیر اور شوخ ہو رہے تھے۔ اس خطرے کو محسوس کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ صفر چار ہجری میں اپنے دس صحابیوں کی ایک پارٹی تیار کی اور ان پر احسن بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ خفیہ خفیہ مکہ کے قریب جا کر قریش کے حالات دریافت کریں اور ان کی کارروائیوں اور ارادوں سے آپ کو اطلاع دیں لیکن ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عضل اور قارہ کے چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں آپ چند آدمی ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں مسلمان بنائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ خواہش معلوم کر کے وہی پارٹی جو خبر رسانی کے لئے تیار کی گئی تھی ان کے ساتھ روانہ فرمادی لیکن دراصل جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ جھوٹے تھے اور بنولحان کی انگیخت پر مدینہ میں آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانے سے مسلمان مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کر دیا جائے۔ جب عضل اور قارہ کے یہ غدار لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولحان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوادی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آرہے ہیں تم آجاؤ جس پر قبیلہ بنولحان کے دوسو نوجوان جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور مقام رجیع میں ان کو آ پکڑا۔ دس آدمی دوسو سپاہیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے۔ لہٰذا فوراً یہ صحابی ایک قریب کے ٹیلے پر چڑھ کر مقابلے کے واسطے تیار ہو گئے۔ کفار نے ان کو آواز دی کہ تم پہاڑی پر سے نیچے اتر آؤ ہم تم سے پختہ عہد کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہمیں تمہارے عہد و پیمان پر کوئی اعتبار نہیں ہے، پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا کہ اے خدا تو ہماری حالت دیکھ رہا ہے اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچا دے۔ غرض عاصم اور ان کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

پھر ایک ذکر ہے بدری صحابہ میں حضرت خالد بن بکیر کا۔ حضرت خالد بن بکیر، عاقل، حضرت عامر، حضرت ایاس نے اکٹھے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا اور ان چاروں بھائیوں نے دار ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن بکیر اور حضرت زید بن دسنہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں موجود تھے۔ آپ صفر 4 ہجری کو 34 سال کی عمر میں جنگ رجیع میں عاصم بن ثابت اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ قبائل عضل و قارہ کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دین کی حفاظت کے لئے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے قربانیاں دیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیف میں صحابہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خدائے مرسل کا شکر ہے جو احسان کرنے والا اور غموں کو دور کرنے والا ہے اور اس کے رسول پر درود اور سلام جو انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے۔ اور اس کے اصحاب پر سلام جو ایمان کے چشمے کی طرف پیاسے کی طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے۔ جو دن کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں اور دین کے ستارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی علمی اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے اور راتوں کی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے مکرم اسماعیل مالا غالا صاحب مبلغ سلسلہ یوگنڈا کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔ جن کی 25 مئی 2018 کو وفات ہوئی اور نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 1st - June - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB